

حکومت کی پالیسیوں کو جواز میا کرنے اور ایک ریاست کے قیام کو تقدیس عطا کرنے کے لیے بائبل کو غلط طور پر پیش کرنے اور مذہبی جذبات سے ناجائز قائدہ اٹھانے پر مبنی ہیں۔ "کوسل نے دنیا بھر کے دوسرے چرچوں سے اہمیل کی ہے کہ وہ "سیکھی صیہونیت پرستا نہ عمل کی واضح تردید" کے لیے اُس ہے کا ساتھ دیں۔ کیونکہ صاحاف مقدسہ کی یہ تشریع و توضیح سراسر بدعت و کفر ہے۔

ان دفعوں سیکھی صیہونی سنت دباؤ لئے میں حتیٰ کہ وہ سیکھی مبشرین کی تقدیم کا بھی لٹھا رہا ہیں۔ Evangelicals for Middle East Understanding (مبشرین برائے تفہیم مشرق و سطح) کے ڈون ویگنر کا کہتا ہے کہ "بائبل کے اسرائیل کو درجید کی اسرائیلی ریاست کے ماثل و مساوی بنانا، بائبل کی تعلیمات کے لامنہیں کھاتا۔ ڈون ویگنر کی آواز نکروز ہے مگر مبشرین کے حلقوں میں تیرتیٰ سے مقبول ہو رہی ہے۔ فلسطینیوں کے مصائب، فلسطین میں انسانی حقوق کی بُری حالت اور استغاصہ اس کفری تبدیلی کا باعث ہیں۔ (بلکہ یہ ماہنامہ فوکس، لیسٹر - اپریل ۱۹۹۲ء)

ایشیا

پاکستان: طریق انتخاب، شریعت ایکٹ اور اسلامی جمہوری اتحاد — وفاقی وزیر مملکت برائے اقلیتی امور جناب پیغمبر جان سوترا کا اSTRUویو شائع کیا ہے۔ اُنھوں نے "اسلامی جمہوری اتحاد" سے اپنے تعلق، طریق انتخاب اور شریعت ایکٹ کے حوالے سے جو گفتگو کی ہے، ذیل میں لکھ لی جا رہی ہے۔

"اسلامی جمہوری اتحاد" سے اپنے تعلق کے بارے میں انسوں نے کہا۔ "میں اسلامی میں پوری سیکھی قوم کا نمائندہ ہوں۔ میں نہ تو آئی۔ جے۔ آئی (اسلامی جمہوری اتحاد) سے تعلق رکھتا ہوں اور نہ ہی مسلم لیگ کے۔ کیون کہ بہت سے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ میں آئی۔ جے۔ آئی کی حکومت میں ہوں۔ اس لیے میرا تعلق اُن سے ہے۔ لیکن ایسا نہیں، بلکہ میں نے آزاد نمائندے کے طور پر ایکن میں حصہ لیا اور ابتداء ہی سے آزاد نمائندہ منتخب ہو کر اسلامی میں آیا اور پوری قوم کے مفاد کی خاطر آئی۔ جے۔ آئی میں آیا ہوں۔"

اقیقوں کے لیے طریق انتخاب کے حوالے سے جناب سوترا نے واضح کیا کہ " جدا گاہ انتخابات میں دو نظریات کے حावی لوگ تھے۔ ۱۹۵۸ء کے مارٹل لاء کے لفاظ کے بعد سیکھی ششیں ختم کر دی

گئیں اور اُس وقت ایک طبقہ جدا گانہ انتخابات کا نعرہ لگاتا تھا اور بہت کم جدا گانہ انتخابات نہیں چاہتے تھے۔ اس دور کی چند ایک جو سیاسی انتخابیں تھیں ممکنہ ایگ وغیرہ، اُنھوں نے بھی اس نعرہ کی حیات کی کہ ہمیں جدا گانہ طرز انتخاب دیا جائے لیکن ہماری اصل بد قسمتی یہ ہے کہ اب تک ہماری ایک بھی سفیر سیاسی جماعت نہیں اور نہ ہی ہماری کوئی اجتماعی موقع ہے۔ ۱۹۷۹ء میں ضیاء مر حوم نے ہمیں جدا گانہ انتخاب کا تخفہ دیا۔ اُس وقت نہ تو کسی نے اس کا باسیکاٹ کیا اور نہ ہی کوئی نعرہ بلکہ اس میں حصہ لیا اور اس طریقے کو قبول کیا۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جدا گانہ انتخاب ہمیں ہماری کسی تمثیل یا جدوجہد کی وجہ سے نہیں ملا اس لیے ہم نے اس کے لیے کوئی طریقہ یا صابطہ نہیں بنایا۔ اب ان انتخابات میں حصہ لے کر اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ یہ ہمیں قبول ہے۔ دوسری بات یہ کہ یہ پسلامی موقع ہے کہ اقلیتی امور کی وزارت کو علیحدہ کیا گیا ہے اور ہم کو مش کر رہے ہیں کہ ہماری طلبہ بندیاں بھی ہوں۔ یہ مسئلہ ہم نے قومی اسلامی میں بھی انجام دیا ہے۔

قومی اسلامی کے اندر دوسرے اقلیتی ارکان کے ساتھ اپنے رابطہ کی نوعیت پر تبصرہ کرنے ہوئے جناب سوترا نے بتایا کہ "اسلامی میں مساواتے ہے۔ سالک کے ہم ایک دوسرے کے حاوی ہیں، کسی بھی کام کے لیے کسی بھی قانون کی ترمیم کے لیے مشترک طور پر جدوجہد کرتے ہیں اور اس سلسلے میں میں شریعت بل کا حوالہ دول کا کہ ہم سب نے مل کر کام کیا، قانونی ماہرین میں ملقاتیں کیں اور ان سے مشورے کیے۔ لوگوں نے نجما کہ شریعت بل نافذ ہو جائے گا تو قیامت آ جائے گی، ہم غلام بن جائیں گے، ایسی کوئی بات نہیں۔ جب سینیٹ میں پر ایوریٹ شریعت بل پیش ہوا، اس میں بھی اقلیتیں کے بارے میں ایسی کوئی بات نہیں تھی بلکہ حکومت نے نجما کہ ہمارے پر سلسلہ لازم محفوظ رہیں گے اور کچھ لوگ پر سلسلہ لازم کے متعلق بھی نہیں ہاتے۔ ہم نے جو تراجم بھی تھیں، ان ہی پر سلسلہ لازم کے مطابق تھیں جو ہمیں ۱۹۷۳ء کے آئینے کے تحت دیے گئے تھے۔ ہم نے یہ ترمیم کروانی کہ ہمارے رسم و رواج اور ہماری روایات اور ہمارے طرزِ زندگی پر شریعت بل اور شریعت ایک اثر انداز نہ ہو۔ اس سلسلے میں جسٹس دراب سے بھی ملا جوانانی حقوق کے بارے میں ماہر ہیں اور اُنھوں نے اس بات کو بہت سریبا ہے کہ جو ہم نے طرزِ زندگی کے بارے میں بات کی، وہ بہت اچھی ہے۔ ہم نے شریعت بل کے سلسلے میں واک آؤٹ نہیں کیا بلکہ اس کے لیے جدوجہد کی ہے اور قومی اسلامی میں ہم نے کامیابی حاصل کی۔"

اس اعتراض کے جواب میں کہ شریعت ملک کا پر سرم لابن گئی تو ملک کا آئین مظلہ ہو جائے گا۔ جناب پیر چان سوترا نے بتایا۔ "اگر ٹیکل نمبر ۲۰ کے تحت موجودہ قائم یعنی اسلامیہ، اسلامیہ، جعل کا قتل رہے گا اور اگر اس میں کوئی تبدیلی کی جاتی ہے تو اگر ٹیکل نمبر ۱۲۰ کے اے پر سرم

کوٹ میں چیلنج کیا جاسکتا ہے۔"

اقلیتی قشتوں میں اضافے کے لیے آئین میں ترمیم کے بل میں گزے دیے گئے۔

قوی اور صوبائی اسلامیوں میں اقلیتی قشتوں میں اضافے اور حلقہ بندی کے بارے میں آئین میں ترمیم کے لیے دو پرائیویٹ بل قوی اسلامی میں پیش کیے گئے ہیں۔ یہ دونوں بل اسلامی جموروں اتحاد کے ہم نوازگی کرن طارق۔ سی۔ قیصر نے پیش کیے ہیں۔ اقلیتوں کے لیے حلقہ بندی کے سلسلے میں انسنون نے ایکٹ ۱۹۷۳ء (شق ۹) میں ایک اضافی شق کی ترمیم تجویز کی ہے۔

قوی اور صوبائی اسلامیوں میں اقلیتی قشتوں میں اضافے کے لیے انسنون نے آئین کی دفعہ ۵۱ میں ترمیم تجویز کی ہے اور کہا ہے کہ اقلیتوں کے لیے بلوچستان اور سرحد میں ایک کی بجائے دو دو پنکھ میں پانچ کی بجائے سات اور سندھ میں دو کی بجائے تین شصتیں مختص کی جائیں۔ (روزنامہ جنگ راولپنڈی - ۶ جولائی ۱۹۹۲ء)

مسیحی مطالبات پر ہمدردادہ ہفرو و فکر کی تائیدیں دیائیں

وزیر اعظم پاکستان کے دورہ برطانیہ میں مقیم پاکستانی مسیحیوں کے ایک وفد نے جانب حسیرہ شیرا کی قیادت میں وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ وفد نے آئین "پاکستان میں مسیحی آبادی کو دری پیش مسائل سے آنکھا کیا۔" وزیر اعظم نے مسیحی وفد سے وعده کیا کہ وہ ان کے مطالبات (جن میں ووٹ ڈالنے کا درہ احتی، سینیٹ میں ان کی نمائندگی اور غیر مسلموں کے لیے طیجہ شناختی کارڈ کا اجراء شامل ہے) پر ہمدردانہ خود کریں گے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ وہ خود بھی سینیٹ انتوں سکول کے طالب علم رہ چکے ہیں۔ وہ مسیحی کالج کو ڈی نیشنلائز کرنے کے مطالبے سے ہمدردی رکھتے ہیں اور مناسب وقت پر اس کے بارے میں فیصلہ کریں گے۔ (روزنامہ جنگ راولپنڈی - ۲۰ جولائی ۱۹۹۲ء)

کل پاکستان کا فرقہ میں برائے مدنی تعلیم

قوی کمیش برائے مدنی تعلیم (National Catechetical Commission) کے زیر اہتمام اپنی نویعت کی پہلی "کل پاکستان کا فرقہ میں برائے مدنی تعلیم" سالِ روائی میں ۲۶ سے ۴۰ اکتوبر تک پاکستانی اٹیٹی ٹیوٹ میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کا فرقہ میں کا موضوع ہے "اکیبوں صدی میں مسیحی طالیم کے تاثر"۔ کافر لیس میں مسیحی دینی تعلیم کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لیا